السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہارون آباد سے محمد اکرم دریافت کرتے ہیں کہ:

(1) باغ فدک کی حقیقت اوراس کی شرعی حیثیت کیا ہے۔؟

(2) عباس علمبر دار کے جھنڈے اٹھانا جائزہیں یاناجائز؟

(3) شرک کیا ہے اوراس میں کونسی کونسی چیزیں شامل ہیں؟

(4) قل خوانی ساتواں اورچالیسواں کی شرعی حیثیت کیا ہے واضح کریں

(5) ایک آدمی متعدد دفعہ قسمیں اٹھاکر انہیں توڑدیتا ہے ان حالات میں کفارہ کیسے ادا ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شمالی حجاز میں واقع خیبر کے قریب فدک ایک بستی کانام ہے جوپانی کے قدرتی چشموں اور کھجوروں کے باغات پر مشتمل تھی خیبر کی طرح اس میں بھی یہودی کاشتکار آباد تھے جب خیبر فتح ہوا توفدک کے باشندوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ اگر آپ ہمیں امان دے دیں تو ہم اپنی جملہ جائیداد چھوڑکر یہاں سے کہیں اورچلے جاتے ہیں آپ نے ان کی درخواست کو منظور فرمالیا اس طرح یہ گاؤں کسی قسم کی جنگی کاروائی کے بغیر فتح ہوگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی پیداوار سےاپنے اہل وعیال کے اخراجات اوردیگر ذاتی ضروریات کوپورا کرتے اورباقی اللہ کی راہ میں صرف کردیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد فدک کی زمین اوراس کے باغات کے متعلق حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تقاضا کیا کہ فدک کا خطہ میرے والد بزرگوار کی میراث کے طور پر میرے حوالے کیا جائے حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے مطالبہ کورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ارشاد کے پیش نظر تسلیم نہ کیا آپ نے بطور دلیل فرمان نبوی پیش کیا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا ہم نے جوکچھ بھی چھورا ہے صدقہ ہے ۔،بخاری : کتاب فرض الخمس)

حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مزید فرمایا :' کہ اس خطہ کی پیداوار اسی مصرف میں استعمال ہوگی جس میں خودرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعمال فرمایا کرتےتھے اہل بیت کی ضروریات کوحسب سابق پورا کیا جاتا رہے گا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس اصولی موقف سے اتفاق نہ کیا بلکہ کبیدہ خاطر ہوئیں بالآخر حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی تیمارداری کےلیے ان کے گھرتشریف لےگئے اورحضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کوراضی کرلیا

(2) عباس علمبر دار کے جھنڈے اٹھاکر مخصوص دنوں میں گھومتے پھرنا یہ تمام ایک خاص مکتبہ فکر کی شعبد بازیاں ہیں جوسادہ لوح مسلمانوں کوپھانسنے کےلیے عمل میں لائی جاتی ہیں تاکہ ان کے سامنے اہل بیت کے ساتھ اپنی خودساختہ محبت کااظہار کرکے ان کے جذبات سے کھیلا جائے واضح رہے کہ یہ سب کچھ دینداری کی آڑمیں کیا جاتا ہے جس پر کتاب وسنت سے کوئی دلیل نہیں دی جاتی لہذا ایسا کرناناجائزہے مسلمانوں کواس قسم کی بدعات سے اجتناب کرنا چاہیے

(3) شرک کالغوی معنی حصہ داری ہے اوراس کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اورحقوق واختیارات میں کسی طورپر غیر کو شریک کرنا یااس کا عقیدہ رکھنا شرک ہے اس کی مزید وضاحت یہ ہے کہ جوچیزیں اللہ تعالیٰ نےاپنےلیے خاص کی ہیں اورانہیں اپنے بندوں کےلیے نشان بندگی ٹھہرایا ہے انہیں کسی اور کےلیے ثابت کرنا شرک ہے مثلاسجدہ کرنانذرماننا مشکل کے وقت پکارنا کائنات میں میں ہرقسم کے تصرفات کی طاقت رکھنا یعنی اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کوداتا حاجت روامشکل کشا غریب نوازگنج بخش .بگڑی بنانے اورتقدیر سنوارنے والاخیال کرنا شرک اکبر کے زمرے میں آتا ہے جوخالص توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوگاریاکاری اورغیر اللہ کے نام پرقسم اٹھانا بھی شرک ہے لیکن اسے شرک اصغر کہا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہ السلام کوتوحید پھیلانے اورشرک مٹانے کےلیے بھیجا اللہ تعالیٰ اس سے ہمیں محفوظ رکھے۔

(4) ان رسومات کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے بلکہ اس قسم کےجملہ امور بدعات میں شامل ہیں کیوں کہ انہیں دین کا حصہ سمجھ کراور ثواب کی نیت سے کیا جاتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین سے کوئی ایسا ثبوت نہیں ملتا جوان کاموں کی بجاآوری کےلیے بطوردلیل پیش کیا جائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جوکوئی ایسا کام کرتا ہے جس پرہماری طرف سے مہر تصدیق ثبت نہیں وہ مردود ہے اس بنا پر یہ بدرعات ایجادبندہ ہیں ہر مسلمان کواس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(5) اگرایک ہی معاملہ کےلیے متعدد قسمیں اٹھاتا ہے توایک ہی قسم کا کفارہ ادا کرنا ہوگا خواہ مجلس ایک ہو یا متعدد کیوں کہ اس صورت میں قسم پہلی ہی ہے باقی تاکید کے طور پرہیں لیکن اگر واقعات مختلف ہیں جن کےلیے قسمیں

اٹھاتا ہے تو اگر انہیں توڑے گا اتنی ہی دفعہ کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا قرآن کریم کی وضاحت کے مطابق قسم توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا کھلایا جائے جو عام طور پر اپنے اہل و عیال کو کھلایا جاتا ہے یا دیں مساکین کو کپڑے دیئے جائیں یا ایک غلام آزاد کیا جائے یا اگر ان سے کوئی بھی میسر نہ ہو تو تین دن کے روزے رکھے جائیں ۔ (المائدہ 5/: 89)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 479